السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس علاقہ میں جب کوئی موت واقع ہوتی ہے تو غریب یا متوسط طبقہ سے ہو، کفنی پر شہادتین لکھ کر میت کے سینہ پر رکھ کر دفن کرتے ہیں۔ پھر اسقاط کے نام پر کچھ رقم بعض علاقوں میںتوشہ کے نام سے غلہ، نمک، چھوہارے وغیرہ قبر پر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اچھی گزران والے لوگ حفاظ قبر پر چند دن بٹھاتے ہیں اور میت کے ورثاء ایک کاپی رکھ دیتے ہیں آنے والے لوگ اپنے نام لکھا کر حسب توفیق ۱۰۔ ۲۰ یا زیادہ روپے دے کر جاتے ہیں۔

اسی دن یا دوسرے دن قبر پر روشنی آگ یا لالٹین جلا کر ۴۰ دن رکھتے ہیں۔ پھر ختم قرآن کا سلسلہ ہر جمعرات سے جاری ہو کر کوئی پکے چالیس کوئی کچے یعنی جس دن جمعرات ہو چالیسواں کرتے ہیں۔ ان تمام امور میں ہم رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ مگر اکثریت پر اثر نہیں ہوتا۔ کیا ان کاموں سے روکنے کے باوجود جو نہ رکے یا میت کا ہفتہ وار ختم ہو اور صورت اس طرح ہو کہ آپ میت کے گھر دعوت کھائیں گے۔ اس صورت میں بغیر ختم پڑھے گاؤں کے رواج کے مطابق وہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

(پوری تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔ (محمد یعقوب) (یکم دسمبر ۱۹۹۵ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور امور بعض وجوہات کی بناء پر ناجائز ہیں۔

۔ عہدِ نبوت ﷺ اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ و تبع تابعین رحمہم اللہ میں ان کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ اگر اس طریق سے گناہ معاف ہوتے تو کیا ان کو گناہ کی معافی کی ضرورت نہ تھی۔ ؟ یا وہ میت سے ا خیر خواہ نہ تھے؟ یا ان کو نیک کاموں کا شوق نہ تھا؟ جب یہ سب باتیں تھیں بلکہ ہم سے بڑھ کر وہ ایسی باتوں کا خیال رکھتے تھے، تو پھر کیا وجہ ہے خیر القرون میں اس کا ثبوت نہیں ملتا؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے اسقاط سے میت کے گناہ معاف نہیں ہوتے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ' (صحيح البخاری، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى المَيِّتِ، رقم: ۱۲۹۱'

''یعنی، جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنائے۔''

:۔ جس کام کی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ضرورت ہو اور اس کے کرنے سے کوئی شئے مانع بھی نہ ہو پھر اس کو کوئی نہ کرے تو وہ قطعی بدعت ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ۲

(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ' (صحيح البخاری، بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، رقم: ۲۶۹۷'

''یعنی ہمارے دین میں جو نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایسا شخص لعنتی ہے، بلکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نیا کام دین میں مردود ہے۔ خواہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ پس اسقاط کرنے والوں کو چاہیے کہ یا تو خیر القرون سے اس کا ثبوت دیں یا اللہ سے ڈریں اور ایسے کاموں سے باز آجائیں۔ جو بجائے ثواب کے اللہ کی ناراضگی کا باعث ہیں۔ (ماخوذ از رسالہ ردِّ بدعات لشیخنا محدث روپڑی رحمہ اللہ)

ایسی مجالس میں شرکت سے ہر صورت احتراز کرنا چاہیے۔ قرآن میں ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ... ١٤٠ ... سورة النساء

''اور اللہ نے تم مومنوں پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں ان کے پاس مت بیٹھو ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:183

محدث فتویٰ